بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفّظ مدارسِ دینیہ کنونشن لیہ و کہروڑپکا

رپورٹ

مرتب: مولانا زبیر احمد صدیقی
مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان جنوبی ملتان
مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد (ملتان)

مورخہ ۴ر فروری ۲۰۱۰ء کو جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان میں انعقاد پذیر تحفظ وخدمات مدارس دینیہ کنونشن کہنے کو تو ضلع ملتان کے مدارس کا کنونشن تھا لیکن حقیقت میں یہ جنوبی پنجاب کے ڈویژن ملتان، بہاولپور اور ڈی جی خان کے تقریباً تمام اضلاع کے مرکزی مدارس کے مندوبین اور تاجران، صحافیان، ناظمین، وکلاء، سیاسی قائدین پر مشتمل ایک ہمہ گیر کنونشن تھا۔ یہ کنونشن مدارس کے باہمی رابطہ کے علاوہ، تحفظ مدارس کی تحریک کا نقطۂ آغاز اور دیگر اضلاع کے مدارس کو اپنے اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک پلیٹ فارم کی فراہمی کا ذریعہ ثابت ہوا۔

چنانچہ مختلف اضلاع کے مدارس نے اس طرح کے کنونشنز منعقد کرنے کے فیصلے کئے۔

شجاع آباد کے کنونشن کے بعد سب سے پہلے مدرسہ اشرف المدارس لیہ میں ضلع لیہ اور گردونواح کے مدارس کا کنونشن منعقد ہوا، لیہ اور بھکر صوبہ سرحد کے قریبی اضلاع ہیں لیکن لیہ میں ضلعی انتظامیہ نے یہاں کے مدارس کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک رکھا ہوا ہے۔ مدارس کے ساتھ یہ امتیازی رویہ ملک بھر کے کسی ضلع میں، کسی دینی یا عصری تعلیمی ادارہ کے ساتھ روا نہیں رکھا جارہا۔

یہاں کی انتظامیہ نے مدارس اور مساجد کی تعمیر پر مکمل پابندی لگائی ہوئی ہے۔ ضلع بھر میں کہیں مسجد کی تعمیر کی کوشش کی گئی تو متعلقہ ذمہ دار کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے ہراساں کیا گیا، کسی مدرسہ کی دیوار گر گئی، ذمہ داران مدرسہ نے دیوار کی تعمیر نو شروع کی تو انہیں بھی مقدمہ کا سامنا کرنا پڑا، حتیٰ کہ ایک مدرسہ میں پانی کی ٹینکی کی تعمیر شروع ہوئی تو فوراً ضلع لیہ کا امتیازی کالا قانون حرکت میں آیا اور مقدمہ درج ہوگیا۔

علاوہ ازیں یہاں کی انتظامیہ نے ضلع لیہ کے ہر مدرسہ میں روزمرہ پڑتال کا سرکاری رجسٹر رکھوایا ہوا ہے جس میں اساتذہ، طلباء اور عملہ کے نام درج ہیں۔ مدارس کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ صبح شام ان رجسٹروں کو پُر کریں اور خفیہ ایجنسیوں کے اہلکار وقت بے وقت آ کر ان رجسٹروں کو چیک کرنے کے بہانے دراندازی کرتے ہوئے مدارس کے اساتذہ وطلباء کو ہراساں کرتے رہتے ہیں۔

ان حالات میں ضلع لیہ کے مدارس نے اپنے علاقہ کے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مسئول اور رکن عاملہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی صاحب سے رابطہ کر کے حضرت اقدس مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مشورہ سے مورخہ ۴ر مارچ ۲۰۱۰ء کو مدرسہ اشرف المدارس لیہ میں مدارس کے خلاف حرکت میں آنے والے اس کالے قانون کے خاتمہ کے لئے بھرپور کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔

تحفظ مدارسِ دینیہ و پیغامِ امن کنونشن لیہ کی کامیابی کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی کی سرپرستی میں قاری محمد رمضان، قاری محمد حیات تونسوی، قاری عبدالغفور رحیمی، مولانا غلام اکبر، مولانا عبداللہ، مولانا عبدالرحمٰن، قاری محمد یوب طاہر، مولانا غلام مصطفیٰ، حافظ محمد علی، قاری اللہ نواز سرگانی، ماسٹر محمد شفیق، مفتی ضیاء الحق سرگرم عمل رہے۔

مورخہ ۴ر مارچ ۲۰۱۰ء کو راقم الحروف منتظمین کنونشن کی دعوت پر حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں لیہ روانہ ہوا۔ ان دنوں حضرت ناظم اعلیٰ کمر کے درد کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ چنانچہ انہیں ڈاکٹروں نے فزیوتھراپی کے علاوہ بیڈ ریسٹ کا مشورہ دیا تھا۔ حضرت ناظم اعلیٰ اپنی علالت کے باوجود اپنی گاڑی میں لیٹ کر اس کنونشن میں شرکت کے لئے روانہ

ہوئے۔ جامعہ شرف الاسلام چوک سرور شہید میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی صاحب کی قیادت میں علماء کرام اور مشائخ عظام استقبال کے لئے جمع تھے۔ یہاں مختصر قیام کے بعد مقامی مشائخ اور علماء کرام حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کو قافلہ کی صورت میں لیہ لے گئے۔ پروگرام کے تحت علماء کرام نے حضرت ناظم اعلیٰ کی قیادت میں مقامی D.C.O اور D.P.O سے ملاقات کرنا تھی چنانچہ قافلہ سیدھا ڈی سی او آفس پہنچا، جہاں پر ڈی پی او لیہ بھی مذاکرات کے لئے تشریف لے آئے۔

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے ضلع لیہ کی انتظامیہ کو اس امتیازی قانون کے مفاسد سے آگاہ کیا اور فی الفور اس قانون کو ختم کرنے اور اہلِ مدارس کے خلاف قائم کیے گئے مقدمات کی واپسی کا پُرزور مطالبہ کیا۔ انہوں نے انتظامیہ پر واضح کیا کہ یہاں ایک ایسے قانون کو جاری کیا گیا ہے جو ملک کے کسی بھی ضلع میں رائج نہیں جس کا خاتمہ بہر صورت ضروری ہے۔ وفد کے شرکاء میں مولانا عبدالمجید فاروقی، مولانا محمد اقبال، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا عبدالرشید، مولانا عبدالرحمٰن، قاری عبدالغفور، قاری اللہ بخش وغیرہ شامل تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے مذاکرات کے بعد قافلہ کنونشن کے لیے روانہ ہوا۔ مدرسہ اشرف المدارس میں کنونشن کی کاروائی شروع ہو چکی تھی۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد ہم سب سٹیج پر پہنچے۔

پنڈال کھچا کھچ بھر چکا تھا، یہ اجتماع لیہ کی تاریخ کا فقید المثال اجتماع تھا جس میں علماء کرام یکجان نظر آرہے تھے۔ علاوہ ازیں مقامی سیاسی قائدین، ناظمین، وکلاء، تاجر اور صحافی بھی کثیر تعداد میں شریک تھے۔ کنونشن سے حضرت مولانا مفتی عبدالجلیل صاحب خطاب فرما رہے تھے۔ ان سے قبل حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عمر قریشی مدظلہٗ، مولانا محب اللہ، مفتی حفیظ اللہ، مفتی خالد محمود مسئول وفاق حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب محمود کوٹ، مولانا صفی اللہ صاحب بھکر، مولانا عبدالمجید توحیدی اور مولانا قاری محمد حیات تونسوی خطاب فرما چکے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی مدظلہٗ نے مختصر خطاب میں کنونشن کی غرض و غایت بیان کی اور مہمانانِ گرامی بالخصوص حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہٗ اور راقم الحروف کا شکریہ ادا کیا، اس کے بعد راقم الحروف کو دعوتِ سخن دی گئی۔ راقم الحروف نے اپنے مختصر بیان میں مدارس کی تاریخ اور خدمات پر روشنی ڈالی، بعدہٗ جمعیت علماء اسلام کے سرپرست حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہٗ العالی آف بھکر کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ حضرت نے نہایت ہی شاندار اور مختصر خطاب فرمایا اور جمعیت کی طرف سے وفاق المدارس کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار فرمایا۔

آخر میں سالارِ قافلہ اور تحریک تحفظ مدارس دینیہ کے محرک حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہٗ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ حضرت نے ایک گھنٹہ سے زائد مدارس کی خدمات اور افادیت پر بھرپور خطاب فرمایا۔ انہوں نے مدارس پر لگائے جانے والے اعتراضات کے بھی مسکت اور مدلل جوابات ارشاد فرمائے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ضلع لیہ میں جاری کیے گئے امتیازی قانون کی بھرپور مذمت کی، اور فرمایا کہ مساجد مدارس میں حکومتی مداخلت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس اور مساجد ہماری دینی جائیدادیں ہیں، جس طرح اپنی جائیداد کی حفاظت ہر حال میں کی جاتی ہے اس طرح مدارس و مساجد کی حفاظت کریں گے۔ آج دنیا میں اگر اسلام باقی ہے تو علم دین کی وجہ سے اور علم مدرسہ کی وجہ سے باقی ہے۔ ڈاکٹری، انجینئرنگ، سائنس، وکالت، صحافت فنون ہیں اور "علم" قرآن و حدیث کے علم کو کہتے ہیں۔ پہلے مسلمان حکومتیں مدارس میں قرآن و حدیث کے علم کے ساتھ علم جغرافیہ سائنس، طب، انجینئرنگ کا اہتمام کرتی تھی مگر برصغیر میں جب کالج یونیورسٹی سے دینی علم کو نکالا گیا تو تفریق پیدا ہوگئی۔

مدارس ملک کی بہت بڑی این جی او ہیں جو حکومتی تعاون کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ جس طرح کالج، یونیورسٹیاں، ڈاکٹرز، انجینئرز، سائنس دان، وکیل پیدا کرتی ہیں اور یہ ملک کی ضرورت ہے اسی طرح مدارس حافظ، عالم، قاری اور امام پیدا کرتے ہیں جو ملک کی اسلامی ضرورت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے تو تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اور کالجز سکول میں دینی تعلیم لازمی کی جائے جس طرح سے اپنے گھر، مکان، دکان سے ہماری ضرورتیں وابستہ ہیں اسی طرح مسجد مدرسہ سے ہمارا کلمہ دین، ایمان اسلام وابستہ ہے، اس لئے ان کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کی سلامتی، ثقافت، بقاء، رواداری، روایت کے ضامن ہیں۔ مدارس ملک میں شرح لٹریسی میں اضافہ کرنے میں

مصروف ہیں۔ ۲۵ لاکھ طلباء وطالبات کی تعلیم، علاج، کفالت، کھانا، رہائش اور کتب مفت فراہم کرنے کے علاوہ ان کے لئے ۵۱ ہزار معاون اساتذہ عملہ مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مدارس کو کنٹرول کر کے تعلیمی نظام تباہ کرنا چاہتی ہے۔ جس طرح حکومت کے اپنے ادارے تباہ اور سکول ناکام ہو چکے ہیں کہ لوگ پرائیویٹ تعلیم کو ترجیح دے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ تعلیم تجارت بن چکی ہے۔ مدارس میں تعلیم دی جاتی ہے بیچی نہیں جاتی۔

اس کنونشن میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر سے ناظم دفتر حضرت مولانا عبدالمجید صاحب اور محاسب جناب چوہدری محمد ریاض شاہد صاحب نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔

بعدہٗ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہٗ پریس کانفرنس کے لیے سلیبریشن ریسٹورنٹ تشریف لائے، راقم الحروف اور شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی بھی ہمراہ تھے، وہاں حضرت نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس فرمائی، انہوں نے فرمایا کہ حکومت نے مدارس دینیہ کے ساتھ امتیازی رویہ رکھا ہوا ہے جبکہ مدارس دینیہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے امین ہیں، امن و آشتی کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، مدارس ہماری جائیداد اور میراث ہیں، ہمارا دین اسلام کلمہ نماز، قرآن مسجد ہماری دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہیں۔ تو مدارس کا رشتہ ان سب سے گہرا ہے۔ مدارس پر دہشت گردی کا الزام لگانا تو آسان ہے مگر اسے ثابت آج تک نہیں کیا جا سکا، ملک پاکستان میں تعلیم ایک صنعت بن چکی ہے اور اسے بیچا جا رہا ہے جبکہ مدارس میں تعلیم دی جاتی ہے بیچی نہیں جاتی۔ مدارس عربیہ ملک بھر میں ۲۵ لاکھ طلباء وطالبات کے کفیل، مفت تعلیم، علاج معالجہ، رہائش، خوراک کے ذمہ دار ہیں۔ عوام الناس کی اکثریت حکومتی سکولوں اور کالجز پہ اعتماد نہیں رکھتی، یہی وجہ ہے کہ تعلیمی میدان میں پرائیویٹ سیکٹر کامیاب ہو رہا ہے، حکومت اپنے ادارے تو کنٹرول نہیں کر سکتی لیکن مدارس کو کنٹرول کرنا چاہتی ہے۔ مدارس کی خود مختاری اور سالمیت پر سودے بازی نہیں کریں گے۔ مدارس مساجد کی تعمیر پر این او سی لینے کی پابندی غیر آئینی اور ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ کے صریحاً خلاف ہے۔ مدارس بارے حکومت غیر آئینی اقدام سے گریز کرے، ہم کسی صورت پابندی برداشت نہیں کریں گے۔ ملک کی حفاظت کیلئے ہمیشہ علماء نے ہراول دستہ بن کر دکھایا، آئندہ بھی ملک کو ضرورت پڑی تو ہم قربانی دیں گے مگر اپنے مشن قرآن وحدیث کی تعلیم سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ضلع لیہ میں مدارس مساجد کی تعمیر پر قائم مقدمات خارج کئے جائیں۔

اس کنونشن کی کوریج کے لئے صحافی عبدالرؤف نفیسی اور عمر فاروق سرگانی کی خدمات قابلِ رشک تھیں۔

....

مورخہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۰ء بروز بدھ ضلع لودھراں کے جامعات و مدارس کا کنونشن طے ہوا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع لودھراں کے فیصلہ کے مطابق یہ کنونشن جنوبی پنجاب کے ممتاز دینی ادارہ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا میں نمائندہ مسئول ضلع لودھراں، وہاڑی، پاکپتن حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب کی زیرنگرانی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رکن عاملہ اور شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی صدارت میں ہونا طے پایا۔

مفتی ظفر اقبال صاحب ماشاء اللہ نہایت متواضع، باسلیقہ اور انتھک عالمِ دین ہیں۔ انہوں نے اس کنونشن کی کامیابی کے لئے شب و روز محنت کی۔ ضلع لودھراں کے علماء کی ایک کمیٹی تشکیل دے کر انہوں نے اپنی ورک ٹیم بنالی۔ اس کمیٹی میں جامعہ سراج العلوم لودھراں سے مولانا محمد میاں صاحب مدظلہٗ، جامعہ مفتاح العلوم کہروڑپکا سے مولانا محمد شریف، جامعہ اسلامیہ دارالقرآن کہروڑپکا سے مفتی محمد اسماعیل، جامعہ سراجیہ لودھراں کے مولانا ضیاء اللہ، مدرسہ علی المرتضیٰ دنیاپور کے مولانا حفظ الرحمٰن اور کہروڑپکا سے حضرت مولانا غلام محمد شامل تھے۔ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا نے اپنی ٹیم کے ساتھ ضلع بھر کے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے افراد سے ملاقاتیں کر کے کنونشن کی بھرپور دعوت دی۔

راقم الحروف سے بھی موصوف رابطہ میں رہے اور احقر نے بھی مقدور بھر اس کنونشن کی کامیابی کے لئے اپنا حصہ ڈالا۔

ان علماء کرام کی محنت سے ۱۰ مارچ سے قبل ضلع لودھراں کے ہر شہر اور قصبہ میں تاجروں کی مختلف تنظیموں، اہل مدارس اور دیگر سول سوسائٹی کی جانب سے مدارس کے حق میں بینرز آویزاں کرا دیے گئے۔ راقم الحروف اس کنونشن میں شرکت کے لئے

ایک روز قبل یعنی ۹ ر مارچ ۲۰۱۰ء کو ہی کہروڑ پکا پہنچ گیا تھا۔ احقر نے مفتی ظفر اقبال صاحب اور شہر کی مختلف تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ پریس کانفرنس کی۔ رات بھر جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے اساتذہ وطلباء کنونشن کی رابطہ کمیٹی کے علماء کرام کے ہمراہ کنونشن کے انتظامات میں مصروف رہے۔ اگلے روز ۱۰ ر مارچ بروز بدھ کنونشن کی پہلی نشست کا صبح ۱۰ بجے کے بعد آغاز ہوا۔ کنونشن کی یہ نشست صرف اہلِ مدارس پر مشتمل تھی۔ نشست کی غرض وغایت، ذمہ دارانِ مدارس کا باہمی ربط وتعارف اوران کی مشکلات سے آگاہی تھا۔ اس اجلاس کی صدارت جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہٗ نے فرمائی۔ اس اجلاس میں ضلع لودھراں کے علاوہ دیگر اضلاع سے اہل علم، شیوخ الحدیث خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اجلاس میں امام الاولیاء، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا زاہد الحسینی رحمہ اللہ کے خلف الرشید حضرت مولانا ارشد الحسینی مدظلہٗ کے علاوہ جامعہ خالد بن ولید وہاڑی سے حضرت مولانا محمد ظفر قاسم، جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان سے حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن جامی بمعہ دیگر اساتذہ کرام، جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان سے شیخ الحدیث مولانا محمد نواز، جامعہ اسعد بن زرارہؓ بہاولپور سے حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اسعدی، جامعہ حنفیہ بورے والا سے مولانا قاری محمد طیب حنفی، تبلیغی جماعت کے بزرگ حافظ عبدالصمد صاحب، فاضل دیوبند حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب، جامعہ باب العلوم سے الحاج غلام محمد عباسی، ڈاکٹر محمد یٰسین، نائب شیخ مولانا حبیب احمد صاحب اور جامعہ فاروقیہ شجاع آباد سے احقر اور مفتی محمد طیب معاویہ کے علاوہ دوسو سے زائد مدارس کے نمائندوں نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں تعارف کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہٗ نے شرکاء مجلس کی تشریف آوری کے شکریہ کے بعد اہلِ علم کو خدمتِ دین کی نعمت پر شکرِ الٰہی کی ترغیب دی اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو نعمتِ عظمیٰ قرار دیا، انہوں نے فرمایا کہ علماء اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہیں اس لئے علماء کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے۔ علماء کو چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں نبھائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ۔

تلواروں کے سائے میں پل کر جواں ہوئے ہم　　　آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا

انہوں نے فرمایا کہ ہم اکابر کے سائے میں پل کر جوان ہوئے ہیں، ان شاء اللہ ہمارا قافلہ رکنے اور تھمنے والا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سکندر مرزا جیسے "علماء کو کشتی پر سوار کر کے ملک بدر کرنے" کے دعویدار اور پرویز مشرف جیسے اتاترک کو آئیڈیل کہنے والے، آج ملک میں نہیں مدارس اور علماء موجود ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ منافقینِ مدینہ نے حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ذلیل قرار دے کر نکالنے کی دھمکی دی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عزت دی، اسی طرح منافقین نے مسلمانوں پر خرچہ بند کرنے کی دھمکی دی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب خزانے اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ یہی دونوں باتیں آج کے منافقین مدارس کے بارے میں کر رہے ہیں۔ وہ علماء کو ذلیل بھی قرار دیتے ہیں اور چندے بند کرنے کی دھمکی بھی دیتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب کی تقریر کے دوران ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہٗ بھی تشریف لے آئے۔ اجلاس میں سٹیج پر ایک نشست حضرت ناظم اعلیٰ صاحب، دوسری نشست [illegible] اجلاس حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہٗ اور تیسری نشست اجلاس کی کاروائی چلانے کے لیے راقم [illegible] بنائی گئی تھی۔ جہاں الگ الگ مائیک نصب کیے گئے اور شرکاء اجلاس کے لئے کارڈلیس مائیک کا انتظام کیا گیا۔

اب آراء کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا سعید احمد شاہ کاظمی، مفتی محمد طیب معاویہ، قاری محمد اکرم اور مولانا اسعدی صاحب سمیت کئی ایک علماء کرام نے زبانی اور تحریری آراء پیش فرمائیں۔ وقت کافی بیت چکا تھا۔ تقریباً ایک بجے راقم الحروف نے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہٗ کو اس نشست کی اختتامی گفتگو کے لیے دعوتِ خطاب دی۔ انہوں نے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کی انتظامیہ، اساتذہ اور ضلع لودھراں کی رابطہ کمیٹی اور علماء کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جنوبی پنجاب میں انعقاد پذیر کنونشنز کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی طاقتیں جنوبی پنجاب کو ہدف بنا کر یہاں کے مدارس اور مذہبی طبقہ کے خلاف نیا محاذ کھولنا چاہتی ہیں، اس کی پیش بندی کے طور پر یہ کنونشن منعقد کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے علماء کرام کو اخلاص

بقیہ صفحہ آخر پر ملاحظہ فرمائیں